بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

۱۰ صفر ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۱۶ تبوک ۱۳۳۵ھش ۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۲۱۷

235

اخبار احمدیہ

مری ۱۴ ستمبر (بذریعہ فون) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

ربوہ ۱۵ ستمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

نہر سویز میں جہازوں کی آمد و رفت جاری رکھنے کے لئے روسی "پائلٹ" مصر پہنچ گئے

برطانوی سفارتخانہ کی طرف سے برطانوی باشندوں کو مصر سے چلے جانے کا مشورہ

قاہرہ ۱۵ ستمبر۔ نہر سویز سے چار سو غیر ملکی پائلٹوں اور فنی کاریگروں کے چلے جانے کے بعد کچھ روسی پائلٹ مصر پہنچ گئے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد نہیں بتائی گئی۔ نہر سویز کی مصری کمپنی کے ڈائرکٹر جنرل نے روسی پائلٹوں کی خدمات حاصل کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی اسی لئے روسی پائلٹ قاہرہ پہنچے ہیں۔ اسی طرح دو جرمن پائلٹ بھی اسمٰعیلیہ پہنچ گئے ہیں ۔۔ ایک اطلاع کے مطابق یوگوسلاویہ کے چار پائلٹ بھی مصر روانہ ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں مزید پائلٹ بھی یوگوسلاویہ سے روانہ ہونے والے ہیں ۔۔ رات قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا کہ نہر سویز میں جہازوں کی آمد و رفت معمول کے مطابق جاری رکھنے کے لئے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ روسی جرمن اور یوگوسلاوی پائلٹوں کے علاوہ ستر مصری پائلٹ اس عرصہ میں دوہری ڈیوٹی دیں گے۔ تاکہ جہازوں کی آمد و رفت معمول کے مطابق جاری رہ سکے مصر نے ہالینڈ اور ہسپانیہ سے بھی بعض پائلٹ منگوانے کا انتظام کیا ہے ۔۔ ادھر برطانوی سفیر مقیم قاہرہ نے مصر میں رہنے والے دو ہزار برطانوی باشندوں کو ہدایت کی ہے کہ اگر ان کا مصر میں قیام ناگزیر نہ ہو۔ تو وہ فوراً مصر سے چلے جائیں۔ سفارتخانہ کی طرف سے برطانوی باشندوں کو یہ تیسرا انتباہ ہے۔ سابقہ انتباہ کے نتیجہ میں قریباً ۱۸۰۰ برطانوی باشندے پہلے ہی مصر کو خیرباد کہہ چکے ہیں ؛

پاکستان برما اور تھائی لینڈ سے مزید چاول خریدیگا

کراچی ۱۵ ستمبر۔ پاکستان کی حکومت برما اور تھائی لینڈ سے دس دس ہزار ٹن موٹا اور اوسط درجے کا چاول خریدنے کے سوال پر غور کر رہی ہے ؛

نہر سویز

۱۸ ملکوں کی ایک اور کانفرنس آئندہ ہفتہ لنڈن میں منعقد ہوگی

کانفرنس میں شرکت کیلئے مسٹر ڈلس پیر کو لنڈن روانہ ہو رہے ہیں

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ نہر سویز کے قضیہ سے متعلق اگلے ہفتہ لنڈن میں ۱۸ ملکوں کی ایک اور کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد برطانوی تجویز کے مطابق نہر سویز کو استعمال کرنے والے ملکوں کی انجمن بنانا ہے۔ اس کانفرنس میں شرکت کے دعوت نامے برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ کی طرف سے ۱۵ ملکوں کو جاری کئے گئے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کانفرنس میں شرکت کے لئے پیر کے روز واشنگٹن سے لنڈن جا رہے ہیں حکومت مصر نے حکومت امریکہ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں وضاحت کی گئی ہے کہ تین مغربی طاقتوں نے نہر سویز استعمال کرنے والوں کی انجمن بنانے کی جو تجویز پیش کی ہے۔ مصر اسے عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن مخالفت کرے گا۔ کیونکہ مصر کے نزدیک ایسی انجمن کی تشکیل کا نتیجہ جنگ کی صورت میں ظاہر ہوگا ؛

مغربی پاکستان کے ضمنی انتخابات

لاہور ۱۵ ستمبر۔ مغربی پاکستان اسمبلی کی دو خالی نشستوں کے لئے آئندہ جمعرات کو ضمنی انتخابات ہونے والے ہیں۔ ری پبلکن پارٹی دونوں نشستوں کے لئے انتخاب لڑ رہی ہے۔ صوبائی وزیر خزانہ سردار عبدالرشید بھی امیدوار ہیں۔ نیز خان عبدالقیوم خان بھی آجکل پشاور میں ہیں خیال ہے وہ بھی انتخاب میں حصہ لیں گے ؛

وزیر اعظم اور بعض مرکزی وزراء ڈھاکہ روانہ ہو گئے

کراچی ۱۵ ستمبر۔ وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی آج علی الصبح صدر کے طیارے میں ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔ مرکزی وزراء میں سے جناب ابو منصور احمد۔ سید امجد علی۔ جناب دلدار احمد اور سردار امیر اعظم خان بھی آپ کے ہمراہ ڈھاکہ گئے ہیں۔ علاوہ ازیں مشرقی پاکستان کے صوبائی وزیر شیخ مجیب الرحمٰن اور قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر سی۔ ای گبن بھی آپ کے ہمراہ ہیں ؛

محمد علی لاہور میں رہیں گے

کراچی ۱۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سابق وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی لاہور میں مستقل طور پر قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ جلد ہی وزیر اعظم کی سرکاری قیام گاہ کو خالی کر دیں گے۔ اور نئے وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی سرکاری مکان میں منتقل ہو جائیں گے ؛

مراکش اور سوڈان عالمی ادارہ خوراک کے رکن بن گئے

نئی دہلی ۱۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مراکش اور سوڈان عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے رکن بن گئے ہیں۔ اس طرح اس ادارہ کے ارکان کی تعداد اب ۷۴ ہو گئی ہے۔ اس امر کا انکشاف عالمی ادارہ خوراک کے بمبئی کے دفتر سے کیا گیا۔

ہیمرشولڈ نے اسرائیلی سفیر کو طلب کر لیا

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈگ ہیمرشولڈ نے اسرائیلی سفیر متعینہ واشنگٹن کو نیویارک بلایا ہے۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اسرائیلی سفیر کو اسرائیل اور اردن کی حالیہ سرحدی جھڑپوں کے سلسلہ میں طلب کیا گیا ہے

اردن اور اسرائیلی فوج میں جھڑپ

سات اردنی ہلاک۔ اسرائیل کا بھاری نقصان

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ کل رات اسرائیل کی فوج اور اردن کی سرحدی پولیس کے درمیان ایک جھڑپ میں سات اردنی ہلاک ہو گئے معلوم ہوا ہے اس جھڑپ میں اسرائیل کا بھی جانی نقصان ہوا ہے۔ اسرائیلی فوج نے تین ہوائی جہازوں اور دو توپوں کی مدد سے حملہ کیا تھا۔ اردن نے اقوام متحدہ کے صلح کمیشن کو شکایت کر دی ہے۔ اور اس کے مبصر موقعہ پر پہنچ رہے ہیں۔

امجد علی بدھ کو واشنگٹن جائیں گے

کراچی ۱۵ ستمبر۔ مرکزی وزیر خزانہ سید امجد علی بدھ کے روز امریکہ کے ۱۵ روزہ دورہ پر واشنگٹن جا رہے ہیں۔ آپ بین الاقوامی بنک کے گورنروں کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ جو ۲۴ ستمبر کو واشنگٹن میں ہو رہا ہے ؛

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۶ء

توہین آمیز کتاب

یہ عجیب بات ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے امریکہ اور بھارت میں ایسی کتابیں۔ رسالے اور دیگر لٹریچر بکثرت شائع ہو رہا ہے۔ جس میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پر نہایت رکیک اور اشتعال انگیز حملے کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ بھارت میں ہی پچھلے ایک دو سالوں میں ایسا کثیر لٹریچر شائع ہوا ہے۔ اب ایک کتاب "مذہبی رہنما" کے نام پر بھارتیہ ودیا بھون بمبئی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اور یہ ادارہ مسٹر کے ایم منشی کی زیر نگرانی ہے۔

مسٹر کے ایم منشی نہ صرف بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ اور اب بھی ہیں۔ بلکہ علم دوست اور باخبر آدمی سمجھے جاتے ہیں۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہونا چاہیئے تھا۔ کہ کسی مذہبی پیشوا کے متعلق توہین آمیز باتیں شائع کرنا جس سے اشتعال پیدا ہو سکتا ہے۔ نہ صرف اخلاقاً گری ہوئی بات ہے۔ بلکہ قانون بھی اسکی اجازت نہیں دیتا۔ کسی مذہب کے اصولوں پر نیک نیتی سے جائز رنگ میں تنقید کرنا ممنوع نہیں ہے۔ لیکن ایک ایسی ذات پر جس کو کروڑوں انسان صرف اپنا رہنما ہی نہیں بلکہ دن رات اس پر درود بھیجتے ہوں۔ اور ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یقین کرتے ہوں۔ اور جس کے نام پر وہ سب کچھ نثار کرنے کو تیار ہوں۔ اس ذات پر توہین آمیز حملے کس طرح برداشت کئے جا سکتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کا مواد امریکن کتابوں سے لیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ امریکہ اور بھارت خاص طور پر یہ مہم چلا رہے ہوں۔ اور دنیا کو اسلام سے بیزار کرنے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہو۔ تعجب ہے۔ کہ بھارت اس معاملہ میں امریکہ کے ساتھ شامل ہو۔ بھارت میں اگرچہ منکرین خدا کو ماننے والوں کی بھی کمی نہیں۔ لیکن عوام مذہبی ذہنیت رکھتے ہیں۔ اور ہندوؤں کا ایک خاصہ طبقہ صلح کل واقع ہوا ہے۔ ایسی کتابیں شائع کرنے والے اس طبقہ کو بھی متعصب بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسری طرف مسلمانوں کی دلآزاری کر کے انہیں اشتعال دلاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے۔ جس کا مظاہرہ مختلف مقامات پر مسلمانوں نے احتجاج کے طور پر کیا ہے۔ اور یہ ملک میں بد امنی اور فساد پھیلنے کا ایک بہت بڑا سبب بن گیا ہے۔

امریکہ میں اندرون ملک تو ایسا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ لیکن بھارت میں ایسا ہر وقت ہو سکتا ہے۔ اس لئے بھارت حکومت کو چاہیئے۔ کہ اپنے مذہبی مصنفین کو امریکہ کے نقش قدم پر چلنے سے روکے۔ اور ایسی حرکات ملک میں نہ ہونے دے۔

امریکہ اور بھارت کے لوگوں کا رویہ بھی عجیب و غریب ہے۔ ایک طرف تو وہ اسلامی ممالک سے دوستی اور محبت کے دعویدار ہیں۔ اور دوسری طرف ایسا لٹریچر شائع کرتے ہیں۔ جو مسلمانوں کی دلآزاری کا حامل ہوتا ہے۔

ہماری دانست میں یہ معاملہ بھی بین الاقوامی انجمن میں طے ہونا چاہیئے۔ اور ایک ایسا قاعدہ بنانا چاہیئے۔ کہ جس سے کسی مذہبی پیشوا کی توہین ممنوع قرار دی جائے۔ اگرچہ بنیادی حقوق کی کمیٹی میں ضمناً یہ بات بھی شامل ہے۔ لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے قواعد میں ایک خاص دفعہ اس مطلب کی شامل کرنی چاہیئے۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے ملک کی باز پرس ہونی چاہیئے۔ دنیا میں امن کے قیام کے لئے یہ امر بھی نہایت اہم ہے۔

پیغام صلح کی مغالطہ انگیزیاں —— قسط نمبر ۳

سلسلہ کے لئے دیکھیں روزنامہ الفضل مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۶ء

"پیغام صلح" نے اپنی اشاعت ۵ ستمبر ۱۹۵۶ء میں "آخر بحمد اللہ نجات ملی" کے زیر عنوان ایک نوٹ لکھا ہے۔ شروع میں رقمطراز ہے کہ :-

"۴ ستمبر کا الفضل دیکھ کر ہمیں خوشی ہوئی۔ کہ آخر کار ہمارے معاصر کو چار و ناچار حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وہ الفاظ شائع کرنے ہی پڑے۔ جن میں اکابر لاہور کی بریت کا کھلا اعلان موجود ہے"۔ (پیغام صلح ۵ ستمبر ۱۹۵۶ء)

وہ الفاظ ہم پھر نقل کرتے ہیں :-

"مجھے ابتداً ... آپ لوگوں نے دبایا۔ مدت تک اس مصیبت میں رہا۔ جب کبھی نکلنا چاہا۔ رنگ برنگ مالی بدظنی ہوتی رہی۔ آخر بحمد اللہ نجات ملی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ پھر باہم تنازع شروع ہوئے"۔

اب دنیا میں کوئی جاہل سے جاہل آدمی بھی ایسا ہے۔ جو یہ سمجھے کہ ان الفاظ سے "اکابر لاہور" کی بریت ہوتی ہے۔ ان الفاظ کو الفضل میں پڑھ کر آپ کو رونا چاہیئے تھا۔ نہ کہ الٹا خوشی مناتے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو "پیغام صلح" ان کو خود ہی کبھی کا نہ شائع کر چکتا۔ وہ خوب سمجھتا تھا۔ کہ یہ خوشی کا مقام نہیں۔ کہ "اکابر لاہور" نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو ایک مدت تک مصیبت میں مبتلا رکھا۔ اور جب وہ نکلنے کی کوشش فرماتے۔ تو ان پر یہ "اکابر لاہور" رنگ برنگ کی مالی بدظنی کرتے۔ (نعوذ باللہ) خود آپ کے دعائیہ الفاظ "بحمد اللہ۔ الحمد للہ رب العالمین" سے بھی ظاہر ہے۔ کہ "اکابر" نے آپ کو کس مصیبت میں ڈالے رکھا۔

اس کے بعد ذرا ان الفاظ کو بھی ملاحظہ فرمایئے :-

"پھر باہم جھگڑے شروع ہوئے"۔

آخر یہ "اکابر" نچلے کس طرح بیٹھ سکتے تھے۔ دوبارہ بیعت کر کے اور معافیاں مانگ کر پھر جھگڑے شروع کر دیئے۔ اور پھر آپ کے لئے مصیبت بن گئے۔ اور آخر تک بنے رہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے اعتراضات ملاحظہ ہوں۔

(۱) دوبارہ بیعت لینے سے یہ ضرور ظاہر ہوتا تھا۔ کہ ہم چاروں نے گویا فتنہ کو اٹھایا ہے۔ (حقیقت اختلاف صفحہ ۴۴)

(۲) چند دنوں کے بعد لاہور سے گمنام ٹریکٹ نکلے۔ جس میں کچھ نکتہ چینی حضرت مولوی صاحب کے طریق عمل پر تھی۔ کہ پیر پرستی کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ اور کچھ اعتراضات میاں صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ناقل) پر تھے۔ ان ٹریکٹوں کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب کی "پیغام صلح" پر ناراضگی "بہت بڑھ گئی"۔

آخری حوالے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ "اکابر لاہور" پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے لئے مصیبت بن گئے تھے۔ اور اب انہوں نے وسیع پیمانے پر اندرونی جھگڑے شروع کر دیئے تھے۔ اور جماعت کو انتشار کا شکار بنا دیا تھا۔ اور پارٹی بازی کی بنیاد رکھ دی تھی۔ اور یہ "اکابر" نواب میر ناصر اور محمود پر جوشیلے پن اور نالائقی (نعوذ باللہ) کے الزام لگانے لگ گئے تھے۔

اگر پورے خط کا عکس شائع کیا جائے۔ تو یہ بات عبارت کے تسلسل سے اچھی طرح واضح ہو سکتی ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے۔ کہ "پیغام صلح" خط کا عکس ہرگز شائع نہیں کرے گا۔

ہمیں پورا یقین ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اپنے "نہایت پیارے محمود" کے متعلق ایسے الفاظ کبھی نہیں کہہ سکتے تھے۔ چنانچہ خط کے چند الفاظ توڑ کر اس مطلب کو پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ کہ پیغام صلح کے پاس کوئی ٹھوس بات نہیں۔ جو آپ نے کبھی اپنے "نہایت پیارے محمود" کے خلاف کہی ہو۔ اس لئے وہ کتر بیونت سے کام نکالنا چاہتا ہے۔

ضلع لائل پور کی جماعتیں متوجہ ہوں

ضلع لائل پور کی بہت سی جماعتوں نے تین سال گزرنے کے بعد اپنے عہدیداروں کا از سر نو انتخاب کر کے مرکز میں اطلاع نہیں دی۔ پس ایسی تمام جماعتیں جنہوں نے اب تک انتخاب عہدیداران نہیں کیا۔ جلد سے جلد انتخاب عہدیداران کر کے ناظر اعلیٰ صاحب کو اور خاکسار کو اطلاع دیں۔ اس اعلان کے علاوہ فرداً فرداً بھی خطوط لکھے گئے ہیں۔ نگران صاحبان بھی متوجہ ہوں۔ خاکسار محمد احمد ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور۔

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے خط بنام خواجہ کمال الدین صاحب کی حقیقت

ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" سے ہمارا مطالبہ

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور

اندازاً سولہ سترہ سال کا عرصہ ہوا قادیان دارالامان سے مبلغین کا ایک وفد مکرم و محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کی زیر سرکردگی چند ایام کے لئے لاہور گیا۔ امیر وفد کے علاوہ وفد کے ممبروں کے نام یہ تھے۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب اور خاکسار راقم الحروف

ایک روز ہم مکرم مولانا محمد علی صاحب مرحوم امیر غیر مبائعین سے ملنے کے لئے مسلم ٹاؤن گئے۔ وہاں اتفاق سے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم بھی موجود تھے۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے عرض کی کہ جناب ڈاکٹر صاحب آپ نے ہمارے امام کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ایک خط شائع کیا ہے۔ چونکہ ہمارے نزدیک وہ خط نامکمل صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ خط کے انداز سے ظاہر ہو رہا ہے کہ درمیان میں ایک فقرہ دیدہ دانستہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس لئے ہم اصل خط دیکھنا چاہتے ہیں۔ پہلے تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ جاؤ جاؤ الفضل میں جاکر شائع کروا دو کہ ڈاکٹر خط نہیں دکھاتا۔ لیکن جب ہماری طرف سے اصرار ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ خط شیخ مولا بخش صاحب لائل پوری کے پاس محفوظ ہے۔ ان سے جاکر دیکھ لو۔ خاکسار شیخ مولا بخش صاحب کے پاس لائلپور پہنچا۔ مگر انہوں نے وہ خط مجھے نہیں دکھایا۔ چونکہ آجکل پھر پیغام صلح میں وہ خط شائع کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ایک بار پھر اس خط کے دیکھنے کے لئے کوشش کر لینی چاہیئے ممکن ہے اب کی دفعہ شیخ صاحب محترم وہ خط دکھا دیں۔ چنانچہ میں نے لائل پور پہنچکر شیخ صاحب محترم کو حسب ذیل چٹھی لکھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم شیخ مولا بخش صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آجکل "پیغام صلح" میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ایک خط بنام خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم شائع ہو رہا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"مجھے ابتدا سے آپ لوگوں نے دبایا مدت تک اس مصیبت میں رہا جب کبھی نکلنا چاہا رنگ برنگ مالی بدظنی ہوتی رہی۔ آخر بحمد اللہ نجات ملی الحمد للہ رب العالمین پھر تنازع شروع ہوئے...... نواب میر ناصر، محمود نالائق، بیلے وجہ جوشیلے ہیں، یہ بلا اب تک لگی ہے یا اللہ نجات دے۔"

اندازاً ۱۹۳۹ء میں ہم نے مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم سے دریافت کیا تھا کہ آپ نے وہ خط کہاں سے لیکر شائع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ شیخ مولا بخش صاحب لائلپوری کے پاس وہ خط محفوظ ہے وہاں جاکر دیکھ لو۔ چنانچہ خاکسار آپکی خدمت میں حاضر ہوا بہت کوشش کی مگر آپ نے وہ خط نہیں دکھایا تھا۔ چونکہ آجکل پھر یہ خط شائع کیا جا رہا ہے۔ لیکن درمیان سے ایک فقرہ چھوٹا ہوا نظر آ رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اصل خط دیکھ کر اپنی تسلی کر لیں۔ آپکی خدمت میں درخواست ہے کہ آپ ازراہ نوازش ہمیں موقعہ دیں۔ کہ ہم اصل خط دیکھ سکیں۔ مہربانی فرما کر واپسی مطلع فرمائیں کہ کس وقت ہم حاضر خدمت ہوں۔ ہم وہ خط دیکھنا چاہتے ہیں۔"

خاکسار شیخ عبد القادر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل مسجد احمدیہ لائل پور ۱۱-۹-۵۶

مکرم شیخ مولا بخش صاحب نے میری اس چٹھی کا حسب ذیل جواب دیا۔

"مکرمی بندہ السلام علیکم

میرے پاس کوئی کارڈ وغیرہ جسکا آپ نے ذکر کیا ہے نہیں ہے۔ اخویم حاجی میاں مولا بخش صاحب مرحوم اور میرا نام ایک ہی ہے یعنے مولا بخش۔ ممکن ہے یہ خط کبھی ان کے پاس رہا ہو اب وہ وفات پا چکے ہیں۔ مولا بخش بقلم خود۔"

اب چونکہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم بھی وفات پا چکے ہیں اور حاجی میاں شیخ مولا بخش صاحب بھی فوت ہو گئے ہیں۔ اس لئے ان سے تو دریافت کرنے کا موقعہ ہی نہیں ہے۔ ان ایام میں اگر شیخ مولا بخش صاحب مکرم شیخ حاجی میاں مولا بخش صاحب مرحوم کا نام لیتے تو ان سے دریافت کیا جا سکتا تھا۔ اور اگر ان کے پاس بھی خط نہ ملتا تو مکرم ڈاکٹر صاحب سے دوبارہ پوچھا جا سکتا تھا۔

اب ہم ایڈیٹر صاحب پیغام صلح سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس چٹھی کو مکمل صورت میں شائع کریں اور یہ ہم اس لئے کہتے ہیں کہ ہمارا دعوےٰ ہے کہ اس خط کے درمیان سے کوئی فقرہ دیدہ دانستہ اڑا دیا گیا ہے۔ کیونکہ ایسی بے ربط اور بے جوڑ عبارت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی طرف منسوب نہیں کی جا سکتی۔ اس فقرہ کہ "پھر باہم تنازع شروع ہوئے" اور اس فقرہ کہ "نواب میر ناصر محمود نالائق بے وجہ جوشیلے ہیں" کے درمیان جبتک کوئی اور فقرہ درج نہ کیا جائے عبارت بالکل غیر مربوط اور بے معنے ہو کر رہ جاتی ہے۔ ہم بڑے زور سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پیغام صلح اصل خط کو تمام شائع کرے۔ تاکہ اصل حقیقت ظاہر ہو جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں احباب جماعت کے اخلاص نامے

اور

بعض اہم خوابیں

فضل محمد خانصاحب شملوی کا خط

ذیل میں مکرم فضل محمد خانصاحب شملوی کا خط شائع کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے راولپنڈی سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں تحریر کیا ہے۔ انہوں نے جو واقعات لکھے ہیں ان سے ایک اور ثبوت اس بات کا فراہم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے خاندان کے دیرینہ تعلقات پیغامیوں سے ہیں اور وہ ان سے نذرانے اینٹھتے رہے ہیں۔ اور ان کو باوجود ان وظائف اور امداد کے جو انہیں ملا کرتی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے بچپن سے دشمنی ہے۔

مخدومی قبلہ گاہی وسیدی حضرت خلیفۃ المسیح۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سیدی میں ۱۹۱۵ء میں مباحثہ شملہ کے موقع پر حضور کی بیعت میں شامل ہوا اور آج تک آپ کی محبت میں عمر گذاری ہے۔ الٰہ رکھا وغیرہ کے نشکل ونام تک سے میں واقف نہیں آپ کے ارشاد پر میں پھر سے حتمی اور قطعی عہد کرتا ہوں کہ آئندہ بھی انشاء اللہ حضور ہی کی بیعت میں رہونگا۔ اور حضور کے ہر ارشاد پر کامل فرمانبردار رہوں گا۔ اللہ رکھا اور ایسے تمام افراد سے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔ میں مدینہ والا عہد دہراتا ہوں۔ اسی طرح میرے بیوی بچے بھی دوران مباحثہ شملہ میں لاہوری فتنہ بڑے زوروں پر تھا۔ دن رات کھلے میدانوں میں مناظرات ہوتے تھے۔ مناظرے اور مباحثوں کے بعد لاہوری حضرات طرح طرح کی باتیں کرتے تھے جن سے غیر احمدی حضرات بڑے خوش ہوتے اور لاہوریوں کی پیٹھ ٹھوکتے تھے اور آپ پر طرح طرح کے الزام لگاتے تھے مجھے اس امر سے صدمہ ہوتا تھا۔ میں سوچتا تھا کہ اب جبکہ بڑے بڑے چند صحابی اس طرح کی تربیت کر رہے ہیں تو غیر احمدی دنیا کو احمدیت کی تحقیقات کی ضرورت کب رہ سکتی ہے۔ میرے دل میں یہ خیال خوف پیدا کرنے والا ہو گیا۔ اسلئے جنگلوں میں جاکر آپ کے لئے اور اسلام کے لئے دعائیں کرتا اور گریہ کرتا اور جب دعاؤں کی بے حد عادت ہو گئی تو سال دو سال تک ہفتہ میں دو روزے رکھ کر بھی دعائیں کرتا رہا ہوں۔ قربان جائیں اللہ تعالیٰ کے یہ منافق اب صرف دوائی میں ڈالنے کے لئے رہ گئے۔ یہ سب کچھ آنکھوں سے دیکھا ہے

۱۹۱۵ء کے قریب دو تین سال بعد میاں عبدالسلام صاحب عمر جبکہ وہ صرف ساتویں جماعت میں پڑھتے تھے حضرت مولوی غلام نبی صاحب کے ساتھ جبکہ وہ گرمی کی چھٹیوں میں تفریح کے لئے ٹوٹی کنڈھی میں آکر ٹھہرے اس دوران میں مولوی عبدالسلام صاحب غیر مبائعین سے بھی بلاتکلف مل لیتے تھے۔ مجھے یہ بہت بڑا معلوم ہوتا تھا۔ میرے دل میں صاحبزادہ ہونے کے سبب سے جو احترام تھا کم ہو گیا۔ پھر کسی عید کے موقع پر مجھے یاد نہیں کہ بڑی تھی یا چھوٹی میاں عبدالسلام صاحب مولوی محمد علی صاحب سے عید کا نذرانہ لے آئے اور ان کی گود میں بیٹھ آئے جب اس روئیداد کا علم ہوا تو خانصاحب برکت علی صاحب نے جو اس وقت جماعت کے سیکرٹری تھے ان کو تنبیہہ کی کہ وہ مخالفین کے پاس کیوں گئے ایسا نہ چاہیئے تھا تو مولوی عبدالسلام صاحب بجائے نصیحت حاصل کرنے کے بہت بگڑے اور کہا کہ آپ کو ہمارے کسی قسم کے تعلقات پر گرفت کرنے کا حق نہیں مولوی عمرالدین صاحب بڑی تجسس کے انسان تھے مولوی صاحب عبدالسلام صاحب کی بہت دلجوئی کرتے اسی دوران میں مولوی عبدالسلام صاحب عمر نے مولوی عمرالدین سے کسی گفتگو کے دوران یہ کہا کہ میں نے خلیفۃ المسیح الثانی کے (نعوذ باللہ) قابل اعتراض دستی خطوط اڑائے ہوئے ہیں۔ جو میرے پاس محفوظ ہیں۔

مولوی عمرالدین نے یہ بات ٹوٹی کنڈی کے دوستوں کو بتاتی میں اس بناء پر سخت رنجیدہ اور متنفر ہوا عمر بھر اگرچہ مولوی عبدالسلام صاحب بڑے تپاک سے ملتے تھے اور مولانا نقے سے ملتے تھے مگر میرے دل میں بڑی قبض محسوس ہوتی تھی۔ اور میں کبھی عمر بھر محبت سے نہیں ملتا تھا۔ بعد میں یہ بھی افواہ سنا دہا کہ لاہوری جماعت حضرت خلیفہ اولؓ کے گھر والوں کو اپنے ساتھ ملانے کی جدوجہد کرتی رہتی ہے اور لاہوری لوگ مالی مدد سے تالیف کرتے ہیں۔ میری ساری ہی عمر ان سے متنفر گزری ہے . . . . . .

. . . . حضور یہ امر واقع ہے کہ جو بھی شخص آپ سے ذرہ بھی کسی طرح کم اخلاص رکھنے والا یا دریدہ دہن قسم کا احمدی میری نظر میں آیا ہے۔ مجھے خود اس کے وجود نے اس سے متنفر کر دیا ہے حضور نے چشم پوشی کی اور معاف کیا ہے۔ مثلاً محمد آمین صاحب فخر دین صاحب ملتانی اور عبدالرحمٰن مصری وغیرہ یا اسی طرح بعض انجمن کے عہدیداروں کو لیکن میں ان سے بیزار ہی رہا ہوں۔ اب جبکہ اس قسم کے انسان زیر عتاب آئے ہیں۔ تو مجھے خوشی ہوئی ہے میں تو کبھی عبدالوہاب عمر اور عبدالمنان عمر سے انشراح سے نہیں ملا۔ یہ پارٹی اپنے جوڑ توڑ میں لگی ہوئی ہے۔ ان کے جوڑ توڑ کا فرار واقعی کوئی سدباب ہونا چاہیئے۔

آجکل میں پنشن پر آنے کے سبب سے انتہائی طور پر مالی مشکلات میں ہوں اور سوائے حضور کی دعا کے کوئی چارہ نہیں اسلئے درخواست ہے میری کشائش کے لئے للہ ضرور ضرور دعا فرما دیں۔

حضور کا ادنے خادم
فضل محمد خاں شملوی مکان ۲۴۰ سلار، ۵ کرشن پورہ
راولپنڈی

قریشی فیروز محی الدین صاحب شاہد کا خط

میرے نہایت ہی پیارے آقا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اللہ تعالیٰ حضور کو حسنات دارین عطا فرمائے زیادہ سے زیادہ کامیابیاں بخشے اور دشمنوں کو اپنے بد ارادوں میں ناکام و نامراد رکھے آمین

ان دنوں منافقین کے فتنہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اولاد کی شمولیت سے اس عاجز کو آج سے بارہ سال پہلے کی ایک بات یاد آگئی۔ جو ذیل میں درج ہے۔

۱۹۴۴ء میں جب یہ خاکسار وقف کر کے قادیان گیا تو یہ میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ جیسے فرشتہ سیرت انسان کی خدمت کا موقعہ ملتا رہتا تھا۔ ایک روز جب میں آپ کی معیت میں بہشتی مقبرہ گیا۔ تو حضرت مولوی صاحب نے ازراہ ذرہ نوازی اس گناہگار کو فرمایا۔ دعا کرو

"اللہ تعالیٰ خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے اور ان کے خاندان سے وہ محبت پیدا کر دے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے خاندان سے تھی" (خاکسار حتمی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ الفاظ یہی تھے۔ مفہوم بہرحال یہی تھا) ساتھ ہی نصیحت کی کہ اس کا ذکر کسی اور سے نہ کریں تاکہ بعد میں لوگ کچھ اور نتائج اخذ نہ کریں۔ اب جبکہ یہ امر راز نہیں رہا میں نے مناسب سمجھا کہ یہ واقعہ بطور شہادت حضور کی خدمت میں پیش کر دوں۔

دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرمائے خامیوں کو دور کرے اور حضور کی زیر ہدایت دیر تک خدمت دینیہ بجا لانے توفیق بخشے۔ آمین والسلام

حضور کا ادنیٰ ترین غلام
ناچیز قریشی فیروز محی الدین شاہد عفی عنہ
سابق مبلغ سنگاپور

عطاء الرحمٰن صاحب شیلانگ کا خط

میرے معزز آقا۔ اور محبوب ہادی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

منافقوں کے فتنہ کی خبر دیر میں بہار کے ذریعہ ملی۔ مجھے یقین کامل ہے۔ اس فتنہ کی تہ میں خدائے قادر کی لامتناہی رحمت پنہاں ہے اسلام کی عالمگیر فتح خلافت ہی کے ذریعہ مقدر ہے گذشتہ سال یعنی ۱۹۵۵ء میں ایک ہی خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح اول اور جناب والا کو دیکھا۔ اول الذکر کچھ مغموم نظر آئے۔ کھڑے تھے اور جناب والا بھی ۸-۱۰ فٹ کے فاصلہ پر قریب ہی کھڑے تھے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت خلیفہ اولؓ کو بھی تسلی ہوئی۔ جناب والا کے سر مبارک پر سفید عمامہ تھا اور چہرہ پر بشاشت متانت کے ساتھ ظاہر ہونے لگی۔ میں نے کہا الحمد للہ کیا ہی مبارک نظارہ ہے۔ دونوں خلیفے ساتھ ہیں اور یکجہتی اور یک رنگی کا کیا خوشگوار نظارہ ہے!

۱۹۱۴ء میں میں جوان تھا مولوی محمد علی صاحب نے تار دوڑا دیا تھا۔ مگر خدا کا فضل میرے شامل حال رہا۔ اس وقت عمر کے ۶۰ سال ختم ہونے کو ہیں۔ خلافت کے برکات اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی توفیق ملی۔ اس دوران میں بڑے بڑے فتنے بیرونی اور اندرونی رونما ہوئے مگر وہ جن کو بصیرت دی گئی ہے دیکھ رہے ہیں کہ خدائے قادر کا ہاتھ کام کر رہا ہے اور حیرت انگیز طور پر کام کر رہا ہے۔

بہت ہی بدبخت ہوگا وہ شخص جس پر منا ستوں کا جادو چلے۔ یہ عاجز پہلے بھی آں آقائے شفیق کے ادنیٰ خادموں میں سے تھا۔ آج بھی ہوں۔ اور خدا ئے قدوس سے دعا ہے۔ کہ آخر دم تک جناب والا مرشد و ہادی کا دامن نہ چھوٹے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

میں کچھ پریشانیوں میں ہوں۔ دعا فرمائیں کہ خدا میری مدد فرمائے۔ آمین۔ دعا نمازوں میں اور نمازوں کے علاوہ بھی کرتا ہوں۔ کہ خدا میری مدد فرمائے۔ بزرگ و برتر آں مخدوم کا سایہ جماعت پر مدت تک رکھے۔ اور آں مخدوم کا ترجمۂ قرآن باقیماندہ پورا ہو۔ اور آپ کو دشمنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ واللہ یعصمک من الناس۔

مکرر اطلاعاً عرض ہے۔ کہ قرآن کریم کا آسامی ترجمہ پورا ہوگیا ہے۔ معہ نوٹ کے نظرثانی پارہ چودہ تک ہوئی ہے۔

خاکسار عطاء الرحمٰن سابق پروفیسر راج شاہی کالج و اسسٹنٹ ڈائرکٹر آسام۔

مرزا اعظم بیگ صاحب کا خط

از خاکسار اعظم بیگ
اقبال روڈ ٹنڈو آدم

سیدی و مطاعی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اللہ تعالیٰ حضور پرنور کے ساتھ ہو اور وہ رحمٰن و رحیم آنحضور کی سب ہی مرادیں پوری فرما کر حضور کو امن و سکون و اطمینان کی کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

میرے محسن آقا گو پیشتر ازیں یہ شہادت "اصحاب احمدؑ" میں چھپ چکی ہے۔ مگر اس امر کے مدنظر کہ ہر دوست کی نظر سے ہر تصنیف نہیں گزرتی دوبارہ وہی شہادت اشاعت الفضل کے لئے حضور پرنور کی خدمت میں تحریر ہے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے موقعہ پر میرے والد صاحب مرحوم مغفور مرزا رسول بیگ صاحب ریاست بہاولپور منچن آباد میں ضلعدار تھے۔ حضور کو اچھی طرح سے علم ہے۔ کہ اپنے سب بھائیوں سے والد صاحب بڑے تھے۔ اس موقع پر (حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وفات پر) راولپنڈی سے حضرت مولوی علی احمدؐ صاحب حقانی (مبائع) کے خطوط خلافت کی تائید میں اور چچا صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے خطوط مولوی محمدؐ علی صاحب کے عقائد کی تائید میں والد صاحب کو آنے شروع ہوئے۔ والد صاحب نے فرمایا۔ کہ میری ساری کتابیں کلانور میں ہیں۔ طرفین کے تحریر کردہ حوالجات کو کس طرح دیکھا جائے۔ اس پر والد صاحب نے فرمایا کہ استخارہ کرتے ہیں اللہ تعالےٰ خود ہی فیصلہ فرمائے گا۔

وہاں ہمارے مکان میں ایک بہت بڑا کمرہ ہوتا تھا۔ اس کے ایک کونے میں والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی چارپائیاں ہوتی تھیں۔ اور ساتھ ہی نماز کا تخت پوش ہوتا تھا۔ اور کمرے کے دوسرے کونے میں خاکسار کی چارپائی ہوتی تھی۔

رات والد صاحب مرحوم مغفور استخارہ کر کے سوئے۔ تو صبح کو صبح کی اذان کے قریب خاکسار نے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو اس طرح باتیں کرتے سنا۔ والد صاحب فرمانے لگے۔ کہ "لو جی ہمارا تو فیصلہ ہوگیا ہے" اماں جی نے پوچھا کہ کیا فیصلہ؟

والد صاحب نے فرمایا کہ" میں نے رات خواب میں دیکھا ہے۔ کہ آسمان سے ایک موٹا رسّہ زمین کی طرف لٹک رہا ہے۔ میں نے اس رسہ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا۔ اور اپنے جسم کا وزن اس پر ڈال کر جیسے کوئی رسّہ کی مضبوطی کا اندازا لگاتا ہے۔ دیکھا کہ وہ رسہ بہت مضبوط ہے۔ ابھی میرے دونوں ہاتھ رسہ پر ہی تھے۔ کہ غیب سے آواز آئی۔ کہ اسے مضبوطی سے پکڑو۔ یہ میاں محمود کا رسّہ ہے۔"

اس پر اماں جی نے کہا۔ آپ کو مبارک ہو۔ اور دن نکلنے پر حضرت والد صاحب نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی بیعت کا خط تحریر کر دیا۔ الحمد للہ۔

اس کے علاوہ خاکسار ایک اور نظارہ کا گواہ ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں خاکسار والد صاحب مرحوم کے ساتھ جلسہ سالانہ پر قادیان گیا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مسجد نور میں تقریباً درمیانی ڈاٹ میں کھڑے تقریر فرما رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک لمبا سونٹا تھا۔ جس کے نیچے لوہے کی باریک شام لگی ہوئی تھی۔ وہ سونٹا آپ نے دائیں ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ میں آپ کے عین پیچھے کوئی ایک گز کے فاصلہ پر کھڑا تھا۔

آپ بڑے جلال میں تقریر فرما رہے تھے۔ اور یہ الفاظ کہتے ہوئے کہ "لے جاؤ تم ایسی خلافت کو اپنے گھروں میں مجھے تمہاری خلافت کی کیا پرواہ ہے؟"

اپنا سونٹا اپنی بائیں طرف ڈاٹ کی دیوار میں مارا۔ جس سے اینٹوں کے درمیان کی سرخ کیری نکل کر ایک نہایت معزز انسان پر جو کہ غالباً سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ اور سر جھکائے بیٹھا تھا۔ اس کی گردن پر پڑی۔ میں اس جلال کو دیکھ کر خائف سا ہوگیا تھا۔ بعد میں لاہوری پارٹی کے حالات کا علم ہونے سے سمجھ آئی۔ کہ یہ الفاظ ان کے ہی متعلق ہوں گے۔ شاید کوئی بزرگ اس واقعہ کی تصدیق کر سکیں۔ ویسے لاہوری جماعت کا احمدیت کے لفظ کو اپنے تبلیغی پروگرام سے نکالنے کی بار بار کوشش تو سب پر ہی واضح ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ میرا نام چھوڑ کر تم کبھی برکت حاصل نہیں کر سکتے۔

حضور کا ادنیٰ غلام خاکسار اعظم بیگ۔

خواجہ محمدؐ شریف صاحب بٹالوی کا خط

از پشاور ۹/۵۶ ۴

امامنا و ہادینا حضرت فضل عمر والمصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔

حضور عالی کی خدمت اقدس میں بصد ادب و اخلاص و احترام التماس ہے۔ کہ خاکسار مندرجہ ذیل رویا حلفیہ تحریر کرتا ہے۔ تاکہ کوئی سعید روح اس سے مستفید ہو۔

ابتداءً ۱۹۲۴ء میں راقم عاجز نے خدا تعالیٰ کی خاص رہنمائی سے بذریعہ رویا احمدیت قبول کی اور بیعت کا خط حضور عالی مقام کو ارسال کر دیا۔ اور حضور نے بیعت قبول فرمائی۔ لیکن بعد ازاں سخت پریشانی میں مبتلا ہوگیا۔ کہ دونوں فریقوں یعنی جماعت احمدیہ اور پیغامی جماعت میں حق پر کون ہے۔ بندہ نے بہ عجز و انکساری و الحاح و گریہ زاری اور سچی تڑپ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ کہ اے سچے ہادی اور گمراہوں کو سچا اور مستقیم راستہ دکھانے والے بذریعہ رؤیا الہام یا القاء سے سچا فیصلہ فرما کہ فریقین سے سچا کون ہے۔ اور حق پر کون ہے۔ اور نہایت گریہ زاری کی۔ کہ اے حی و قیوم خدا سچا الہام فرما۔ جس طرح تو نے احمدیت قبول کرنے میں بذریعہ رویا ہدایت فرمائی ہے۔ مجھ ناچیز پر رحم فرما۔ کہ بغیر تیری رہنمائی کے میں اندھا ہوں۔ الحمد للہ کہ اس رحیم و کریم و رؤف نے خاص رحم فرمایا۔ اور خاکسار کو رؤیا اور الہام سے مطلع فرمایا۔ کہ حق قادیان کے ساتھ ہے۔

تفصیل یہ ہے۔ کہ میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ میں وضو کر رہا ہوں۔ اور کوئی مسجد ہے۔ وضو کر کے فارغ ہوا۔ تو معاً حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نظر آئے۔ اور اچانک مولوی محمدؐ علی صاحب مرحوم بھی نظر آئے۔ جن کا لباس انگریزی قسم کا ہے۔ اور ایک نکر زیب تن تھی۔ اسی وقت میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ سے عرض کیا۔ حضور مولوی محمدؐ علی صاحب یہ کھڑے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا ان کو چھوڑ دو۔ اور ساتھ ہی خواب میں الہام ہوا۔ کہ "حق قادیان کے ساتھ" اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اور نماز فجر ادا کی۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ اس نے میری مضطربانہ دعا سنکر جلدی ہی سچا فیصلہ صادر فرمایا۔

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خواب اور الہام مجھ کو ہوا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

میں تمام اہل پیغام سے بصد درد اور ازراہِ ہمدردی اور خیر خواہی عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی زندہ خدا سے سچا فیصلہ طلب کریں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ دل میں کسی قسم کا بغض اور کینہ نہ رکھیں۔ وہ ہمارا پیارا خدا ہے۔ اور زندہ خدا ہے۔ وہ ضرور اس بارے میں سچا فیصلہ فرما دے گا۔ وما علینا الا البلاغ۔

اب حضور عالی مقام سے استدعا ہے۔ کہ خاکسار اور اہل و عیال حضور سے مدینے والا عہد کرتے ہیں ہم حضور کے ادنیٰ غلام ہیں۔ اور حضور کی غلامی میں رہیں گے۔ اور ہماری موت حضور کی غلامی میں ہو۔ آمین۔ حضور خلیفہ برحق ہیں۔ اور حضور کی غلامی اور اتباع میں ہی نجات ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ایک رویا میں حضور کے مقام اور درجہ کا انکشاف کیا ہے۔ حضور اقدس کا درجہ اور مقام بہت ہی بلند اور بالا ہے۔ حضور اقدس ہی مصلح موعود ہیں۔ بندہ حضور کی درازیٔ عمر اور صحت کاملہ کے لئے دست بدعا رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ خاص رحمت حضور پرنور پر نازل فرمائے۔ تا تمام مقاصد عالیہ دینی جو حضور کی ذات والا صفات سے وابستہ ہیں جلدی پورے ہوں۔ منافقین اور معاندین انشاء اللہ اپنے مذموم ارادوں میں خائب اور خاسر ہوں گے۔ جیسا کہ پہلے بھی اللہ تعالےٰ نے ایسے منافقین کو شکست فاش دی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان عظیم ہیں۔ خدا تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار احقر العباد حضور کی جوتیوں کا غلام
خواجہ محمدؐ شریف احمدی بٹالوی حال پشاور چھاؤنی ۹/۵۶ ۴

کبیر احمد صاحب بھٹی نیروبی کا خط

نیروبی ۲۹/۸/۵۶

سیدی و مولائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدک اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔

حضور کا سب سے پہلا پیغام جو الفضل میں شائع ہوا تھا۔ نیروبی میں رئیس التبلیغ صاحب کے ذریعہ مورخہ ۵ راگست کو بروز اتوار سنایا گیا تھا۔ میں اس مجلس میں حاضر نہیں تھا

(باقی صفحہ ۸ پر)

موجودہ فتنہ اور تحریک جدید

مکرمی خلیفہ عبد الرحیم صاحب آف جموں حال سیالکوٹ جو اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ۱۹۳۴ء سے تحریک جدید میں شاندار حصہ لیتے آرہے تھے وہ سال ۲۲ کا وعدہ ادا کرنے کے بعد نئے سال کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور لکھتے ہیں۔

"چند روز سے خاکسار کو تحریک ہو رہی ہے کہ "تحریک جدید" کا آئندہ سال کا چندہ بھی فوری ادا کر دینا چاہیئے۔ لہٰذا مندرجہ بالا تحریک کے نتیجہ میں اگلے سال کا چندہ تحریک جدید "وکیل المال تحریک جدید" کی خدمت میں بذریعہ چیک ارسال کر دیا ہے۔ التماس ہے کہ حضور قبول فرما کر دعا فرمائیں۔ (چیک کیش ہونے کے لئے داخل کر کے رسید بھی ارسال کر دی ہے۔ جزاکم اللہ۔ وکیل المال)

میری حالت بہت کمزور ہے بلکہ خاکسار بہت مقروض ہے۔ پہلے کی طرح جب خاکسار جموں کشمیر میں تھا چندہ نہیں ادا کر سکتا۔ مگر تاہم بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چندہ تحریک جدید اور وصیت مسلسل ادا کر رہا ہوں۔

حضور موجودہ فتنہ میری مندرجہ بالا تحریک کا باعث ہوا ہے۔ ہمیں جہاں استغفار، لاحول اور درود شریف پر زور دینا چاہیئے وہاں کچھ نہ کچھ مالی قربانی بھی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مالی قربانی بھی روحانیت میں ترقی کے لئے ایک بڑا ذریعہ ہے۔ خاکسار یہاں اور دوستوں کو بھی تحریک میں شامل ہونے کی تحریک کرے گا"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا۔

"جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ آجکل ان فتنے کے دنوں میں جتنی طبیعت فکروں سے آزاد ہو اتنا ہی اچھا ہے"

چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ فکر اور تشویش تبلیغ اسلام و اشاعت اسلام کی ہے جس کا بیڑا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۱۴ء سے اٹھایا ہوا ہے۔ جب احرار ۱۹۳۴ء میں اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کے دل میں اس تحریک کو القا فرمایا اور حضور نے بیرون ممالک میں وسیع پیمانہ پر تبلیغ اسلام کا کام شروع فرمایا۔ جس کا آج دشمن کو بھی اعتراف ہے اور یہ تبلیغ بیرون ملکوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت شان سے ہو رہی ہے۔

اس تبلیغ کا بڑا حصہ "تحریک جدید" کے چندے ہیں۔ اگر ان چندوں میں خدانخواستہ کمی یا روک پیدا ہو تو حضور ایدہ اللہ کو فکر اور تشویش ہو جاتی ہے۔ پس "تحریک جدید" کا وعدہ کرنے والے ہر احمدی کو جس کا دفتر اول کے سال ۲۲ یا دفتر دوم کے سال ۱۲ کا وعدہ ہے۔ اسے اپنا وعدہ ۳۰ ستمبر تک سو فیصدی ادا کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ ۳۰ ستمبر تحریک جدید کے جلسے کا دن ہے۔ اس تاریخ تک ہر احمدی کا وعدہ ادا ہو جانا چاہیئے اور ۷ اکتوبر کی دوپہر تک ہر جماعت کا چندہ تحریک جدید جس قدر بھی وصول ہو چکا ہے وہ مرکز میں داخل ہو جانا چاہیئے تا دفتر "وکیل المال تحریک جدید" اس کے متعلق حضور میں مفصل رپورٹ پیش کر کے احباب اور کارکنان کے لئے عرضداشت پیش کر سکے۔ احباب کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر رقم جو "تحریک جدید" کی داخل ہو وہ قسم وار تفصیل کے ساتھ افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس جمع ہو جماعتیں اگر قسم وار تفصیل کی نقل "وکیل المال" کو بھی ارسال کر سکیں تو زیادہ اچھا ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی گرانقدر رائے خالد کے "خلافت نمبر" کے متعلق

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدیر خالد کے نام اپنے ایک تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں

"رسالہ خالد کا خلافت نمبر موصول ہوا جزاکم اللہ خیرا وقت کے لحاظ سے یہ ایک بڑی خدمت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے . . . . . بہر حال آپ کی یہ کوشش بہت قابل قدر ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو نافع الناس بنائے اور آپ کو بیش از پیش خدمت کی توفیق دے فقط والسلام"

(ادارہ خالد ربوہ)

تحریک وقار عمل (تحریک جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تیسری تحریک میں عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے کاروبار ملازمت اور روزگار کے کام کے علاوہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے کچھ زائد آمد پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور یہ زائد آمدنی اگر غریب ہو تو اس کا ایک حصہ اور امیر ہونے کی صورت میں ساری کی ساری سلسلہ کو بطور چندہ پیش کر دے۔ مثلاً ہمارے ہاں ان پڑھ لوگوں کو خط لکھانے میں دقت پیش آیا کرتی ہے۔ ہمارا ایک لکھا پڑھا آدمی یہ کر سکتا ہے کہ ایسے لوگوں کو خط لکھ دے اور ان سے پیسہ پیسہ وصول کرے اور پھر اس زائد آمدنی کو چندہ میں دیدے۔ اپنے مقررہ کاروبار کے علاوہ ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرنے سے جہاں سلسلہ اور اسلام کو فائدہ ہوگا۔ وہاں اس سے غریب اور امیر میں امتیاز کم ہوگا اور ان دونوں طبقوں میں جو بعد نظر آتا ہے وہ دور ہوتا چلا جائے گا۔ مسلمانوں کے بڑے بڑے بزرگوں کے متعلق تاریخ میں کثرت سے ایسے تذکرے آتے ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے کمائی کیا کرتے تھے۔ دراصل وہ اسی حکمت کو مدنظر رکھ کر کیا کرتے تھے۔

عورتیں سوت کات کر یا پراندے اور ازار بند تیار کر کے میری اس تحریک پر عمل کر سکتی ہیں غرض میں چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس تحریک پر عمل کرے اور اپنے ہاتھ سے کام کر کے کچھ آمد پیدا کرے اور پھر اسے چندہ میں دینے کی کوشش کرے"

(المصلح ۵ جنوری ۱۹۵۴ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک تحریک کی اغراض حضور کے مذکورہ بالا ارشادات سے ہی ظاہر ہیں کہ اس طرح (۱) سلسلہ اور اسلام کو فائدہ ہوگا۔ اور (۲) غریب اور امیر میں امتیاز کم ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر لبیک کہتے ہوئے مخلصین جماعت میں سے کسی نے کتب فروخت کر کے اور کسی نے محنت اور مزدوری کر کے زائد آمدنی پیدا کی اور تحریک جدید کو بھجوانی شروع کر دی۔ دفتر ہذا میں ایسے دوستوں اور بہنوں کا ریکارڈ مع ان کی مالی قربانیوں کے موجود ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس مبارک تحریک کو بڑے جوش اور اخلاص کے ساتھ شروع کر کے سست ہو جانا کیا زندہ جماعتوں کو زیب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

پس میں دوبارہ احباب جماعت کو حضور کے مذکورہ بالا ارشادات پڑھنے اور بار بار پڑھنے کی دعوت دیتا ہوں۔ تا "سلسلہ اور اسلام کو فائدہ پہنچانے" اور "غریب اور امیر میں امتیاز مٹانے" والی مبارک تحریک پر ہر احمدی مرد و عورت لبیک کہے اور استقلال کے ساتھ اس پر قائم رہے۔

قائمقام وکیل المال تحریک جدید

طلبہ اور اساتذہ جامعہ احمدیہ ربوہ کی طرف سے

خلافت کے ساتھ محبت و عقیدت اور دلی وابستگی کا اظہار

مؤرخہ ۹/۹ کو جامعہ احمدیہ کے ایک خاص اجلاس میں اساتذہ اور طلبہ کے سامنے مولوی ظہور حسین صاحب فاضل اور مولوی ظفر محمد صاحب فاضل اور خاکسار پرنسپل جامعہ احمدیہ نے خلافت کی اہمیت پر تقاریر کیں۔ اور اس کے بعد ذیل کی قرارداد باتفاق رائے پاس ہوئی

"ہم اساتذہ اور طلبہ جامعہ احمدیہ اس امر کا بصدق دل و اخلاص نیت اظہار کرتے ہیں کہ ہم سب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موعود خلیفہ اور مصلح موعود یقین کرتے ہیں اور حضور کی اطاعت اور خوشنودی کو اپنے لئے موجب نجات اور فلاح دارین سمجھتے ہیں علاوہ ازیں سب اساتذہ اور طلبہ منافقین کی حرکات شنیعہ اور فتنہ سے دلی نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے آخری سانس تک انشاء اللہ العزیز حضور کے پورے وفادار رہیں گے

پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے پہلا اپریشن کامیاب نہیں ہوا۔ اب دوسرا اپریشن ہونا ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(خواجہ محمد احمد جڑانوالہ)

اعانت الفضل

جماعت احمدیہ سانگلہ ہل کے مندرجہ ذیل احباب نے پانچ پانچ روپے مستحق اور موزوں اشخاص کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے دیئے ہیں۔ احباب ان سب کی روحانی اور دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ ان کی اس نیکی کو مزید نیکیوں کا پیش خیمہ بنائے اور دوسروں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

(۱) مکرم چوہدری منظور حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔
(۲) صوفی ایم سمیع اللہ صاحب نائد مجلس خدام الاحمدیہ "
(۳) میاں عظیم نازد صاحب صرات "
(۴) چوہدری فقیر اللہ صاحب آڑھتی منڈی سانگلہ ہل
(۵) میاں اکبر علی صاحب۔ عباس علی صاحب صرات سانگلہ ہل

خدا تعالیٰ ان احباب کے صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے۔ صوفی ایم سمیع اللہ صاحب آجکل ایک پھوڑے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ سب احباب کو ہر قسم کے شر و تکلیف سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

نیز عبدالحمید صاحب نمک ڈیلر سانگلہ ہل نے اڑھائی روپے اور ملک محمد عبداللہ صاحب نے ۱۲ آنے اعانت الفضل میں دیئے۔ ان سب احباب کے عطیہ سے موزوں اور ضرورت مند اشخاص کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(۶) میر عبدالواحد خاں صاحب رفیق D.S.P ڈھاکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چھٹا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں ان کی والدہ محترمہ نے مبلغ تیرہ روپے بطور اعانت ارسال کئے ہیں۔ جس سے کسی مستحق کے نام چھ ماہ کے لئے اخبار جاری کر دیا جائے گا۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح [illegible] بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا لڑکا محمد سعید چند دنوں سے بخار سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (امۃ القیوم دار الرحمت وسطی ربوہ)

(۲) میرے بڑے بھائی نور احمد صاحب بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم کے ماتحت بھائی جان کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین
(حلیمہ تنویر سیالکوٹ)

(۳) ہماری جماعت احمدیہ گلگت کے مخلص دوست خواجہ ثناء اللہ صاحب آف بانڈی پورہ کشمیر ان دنوں ایک مقدمہ کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس پریشانی سے نجات بخشے۔ خواجہ صاحب حضرت اقدس۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے بالخصوص درخواست دعا کرتے ہیں۔

(۴) ریاست جموں و کشمیر کے دوبین مبلغ حضرت مولوی سید محمد شاہ صاحب مرحوم کے فرزند سید محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل حال مقیم خوشیپورہ کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا ہے۔ محمد عبداللہ صاحب درخواست کرتے ہیں کہ نومولود کی صحت پیدائش سے لے کر اب تک مخدوش سی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت عطا فرمائے اور اسے خادم دین بنائے آمین
خواجہ عبدالغفار راولپنڈی

(۵) آجکل ہم پر ہر طرف سے مصائب اور تکالیف نے غلبہ ڈالا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔
محمد علی موضع چھوانوالا۔ لاہور

دعائے نعم البدل

میرا سب سے چھوٹا ماموں زاد بھائی قیصر احمد چند روز بعارضہ بخار بیمار رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
بزرگان کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین
محمد سلطان تنویر۔ لاہور روڈ

ضرورت رشتہ

ایک شیخ تاجر گھرانے کی تین نوجوان لڑکیوں کے لئے اچھے متمدن۔ مخلص احمدی گھرانوں کے لڑکے درکار ہیں۔ لڑکیوں کے کوائف حسب ذیل ہیں۔
(۱) بی اے بی ٹی (۲) ایف اے سی ٹی
(۳) میٹرک ٹرینڈ ــــ خواہشمند احباب "سلیم" معرفت نظارت امور عامہ ربوہ سے خط و کتابت کریں۔

اعلان نکاح میاں عبدالغفور صاحب منوری سندھی کا نکاح مسماۃ نعیمہ بیگم دختر ماسٹر احمد جان صاحب ٹیلر ماسٹر سابق کنری سندھ سے بعوض مبلغ ایکہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۷/۹ بروز جمعہ ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب پراونشل امیر نے پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ زوجین کے لئے بابرکت فرمائے اور متعلقین کے لئے سکون و خوشی کا موجب بنائے۔ (چوہدری) فیض احمد گجراتی۔
اس خوشی کی تقریب میں چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں احباب جماعت کے

اخلاص نامے اور بعض اہم رویا

(بقیہ صفحہ ۵)

لیکن ہفتہ کی رات میں نے عجیب خواب دیکھی جس میں مَیں نے اپنے اردگرد کھڑے ہوئے دوستوں سے یہ پوچھا کہ پتہ نہیں المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانھا کوکبٌ دریٌّ کے کیا معنے ہیں اور اس کا کیا مطلب ہے۔ دفعتاً میری چچی جان (مبارکہ بیگم) بھی وہاں کھڑی ہیں۔ اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر باہر کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اس کا مطلب وہ دیکھو۔ میں نے جو مڑ کر دیکھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو آتے ہوئے پایا۔ خواب ہی میں مَیں نے کہا کہ یہ کیا بات ہوئی۔ یہ تو قرآن مجید کی آیت ہے اور خدا تعالےٰ کے مُنہ سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسے کامل انسان کی سب سے بڑی تعریف ہے۔ کیا یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور بھی کسی پر چسپاں ہو سکتی ہے؟ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور مجھے ڈر محسوس ہوا اور میں اسی ڈر میں سو گیا اور کسی سے بھی یہ خواب ذکر نہ کی۔

بہر حال حضور کے پیغام کے سلسلہ میں جماعت کا مؤرخہ ۱۶ اگست کو ایک خاص اجلاس ہوا۔ تلاوت میرے محترم چچا جان بزرگوار نے کی۔ اور وہی رکوع تلاوت کیا جس میں یہ آیت آتی ہے مجھے پھر وہ خواب یاد آگئی۔ میں نے خیال کیا کہ اتفاقی طور پر یہ رکوع تلاوت کیا ہوگا۔ ورنہ اس کا اس جلسہ سے کیا تعلق۔ بہر حال تلاوت کے دوران میں اور تھوڑی دیر بعد تک میں ان ہی خیالات میں محو رہا۔

اس کے بعد آئندہ بدھ یعنی ایک ہفتہ بعد میں اپنے چچا جان کے ہاں گیا اور باتوں باتوں میں مَیں نے ان سے اس خاص رکوع کی تلاوت کی وجہ پوچھی اور اپنی خواب ذکر کی انہوں نے مجھے یہ فرمایا یہ خواب تو بڑی مبارک ہے۔ کیونکہ حضور نے اپنی تفسیر میں الزجاجۃ سے مراد خلافت لی ہے۔ جو بطور Reflector کے کام دیتی ہے اور نبی کے زمانہ کو اور اس کی روشنی کو اور لمبا کرتی ہے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حضور نے اس کی مثال ٹارچ سے دی ہے۔ میں نے جب یہ سنا تو میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی اور جس خواب کو میں عجیب سمجھے بیٹھا تھا۔ وہی خواب ایک ہفتہ کے بعد مجھے اچھی طرح منکشف ہو گئی۔ معلوم نہیں مجھے یہ نظارہ دکھلانے سے خدا تعالےٰ کا کیا مطلب تھا۔ میں نے تو کبھی بھی خلافت کی برکات میں شک نہیں کیا شاید کوئی کمزوری ہو۔ حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مجھے ہر قسم کے شیطانی اثر سے محفوظ رکھے اور ہم سب کو خلافت کے متبرک دامن سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وابستہ رکھے رہیو۔ ثم آمین

حضور کا ادنیٰ خادم۔ کبیر احمد بھٹی (نیروبی)

مبارک علی صاحب کے نانگ کا خط

سیدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ المصلح الموعود ایدکم اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالےٰ حضور اقدس اور جماعت کو موجودہ فتنہ سے محفوظ رکھے۔ حضور اقدس کی خدمت میں کئی سال پہلے کی ایک خواب تحریر خدمت ہے۔ یہ خواب ایسے وقت کی ہے۔ جبکہ بدبخت "ذکی" نے قادیان میں پہلی مرتبہ فتنہ برپا کیا تھا۔ اور بعض شدید قسم کے غیر مسلموں سے ملکر درویشان قادیان کو قید کروانے کا منصوبہ بنایا تھا۔

خواب

انہیں دنوں خاکسار حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے مکان میں مکرمی ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سابق درویش قادیان کے ہمراہ بحیثیت کمپونڈر کے مقیم تھا کہ ایک روز صبح چار بجے حضور کے غلام نے بالکل نیم خوابی کی حالت میں مندرجہ ذیل خواب دیکھا!

کہ قادیان کی گلیوں میں مولوی محمد علی صاحب چکر لگا رہے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل اعلان کرتے ہوئے درویشوں کو حضور سے بدظن کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

"اے درویشان قادیان دیکھو تم سب کو چھوڑ کر تمہارا خلیفہ خود پاکستان چلا گیا ہے" چکر لگاتے لگاتے جناب مولوی محمد علی قصر خلافت والی گلی میں آئے ہیں۔ تو میں سخت گھبرایا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ اے خدا درویشوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھ

اتنے میں مولوی فضل الٰہی خانصاحب میرے کمرے میں آئے ہیں۔ میں نے خواب میں ہی لائیٹ سلگائی ہے اور خانصاحب کو کہتا ہوں۔ خانصاحب مولوی صاحب نے یہ نیا فتنہ کھڑا کیا ہے۔ بعض درویش تو پہلے ہی گھبرائے ہوئے ہیں۔ خانصاحب نے مجھے فوراً لائیٹ بند کرنے کے لئے کہا ہے اور کہتے ہیں کہ اس طرح اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہم ہوشیار ہیں ذرا سنیں یہ اور کیا کہتا ہے"۔

خاکسار نے یہ خواب انہیں دنوں مکرم مولوی برکات احمد صاحب ناظر امور عامہ کو بھی سنایا اور حضور کی خدمت میں بھی تحریر کیا تھا اس کے چند دن بعد ہی "اللہ رکھے" نے بغاوت اختیار کرکے چالیس کے قریب درویشوں کے خلاف ۱۰۷ کی کارروائی کے لئے درخواست دے دی تھی۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ جب خاکسار نے یہ خواب مولوی برکات احمد صاحب کو سنایا تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہمیں بھی شک ہے کہ اس کی پیغامیوں کے بعض افراد کے ساتھ خط وکتابت ہے

پیغامیوں کے اخبار نے یقیناً اپنی دیرینہ عادت کے ماتحت ان تمام خوابوں کا نام "خود ساختہ" خواہیں رکھنا ہے۔ مگر میں اپنے اس مولا کریم کو حاضر و ناظر جان کر حلفاً بیان کرتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اور جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ میں نے یہ خواب بالکل اسی مفہوم کے ساتھ دیکھا ہے سہو یا نسیان کے ماتحت الفاظ میں کمی بیشی ممکن ہے۔ مگر مجموعی حیثیت سے خاکسار نے یہ خواب آج سے کئی سال قبل دیکھا ہے

۲۔ دو تین ماہ قبل خاکسار نے مندرجہ ذیل دوسرا خواب دیکھا تھا۔

دوسرا خواب

"خاکسار حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ کسی علاقہ میں حفاظت کی غرض سے جا رہا ہے اچانک راستہ میں ایک حملہ آور پارٹی نے ہم کو گھیر لیا ہے ان کے ہاتھوں میں مختلف قسم کے دیسی ہتھیار ہیں میرے ساتھ صرف ایک اور آدمی حضور کی حفاظت کے لئے مقرر ہے میں سخت گھبرا رہا ہوں کہ ہمارے پاس تو ان کے مقابلہ کے لئے اس قسم کے ہتھیار نہیں ہیں یہ پارٹی بار بار حضور پر حملہ آور ہونا چاہتی ہے۔ میں گھبراہٹ کے ساتھ ادھر ادھر پھرتا ہوں اور دل میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں نے کیوں اتنی دیر کی ہے دراصل معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی حفاظت کے لئے جو پارٹی مقرر ہے وہ کسی وجہ سے پیچھے رہ گئی ہے) مگر اتنے خطرہ کے باوجود حضور بالکل مطمئن ہیں۔ بلکہ حضور نے اپنی ایک نظم پڑھنا شروع کر دی ہے۔ میں سخت گھبرایا ہوں اور چاہتا ہوں کہ حضور اگر اس وقت نہ پڑھیں تو اچھا ہے مگر ادب کی خاطر کچھ کہنے کی جرأت بھی نہیں کرتا۔ اتنے میں حضور کی حفاظت کے لئے جو پارٹی مقرر تھی۔ وہ بھی آپہنچی ہے اور نعرہ تکبیر لگا رہی ہے۔ اس کے بعد ہم سب حضور کو کسی دوسری جگہ لے گئے ہیں اور اب ہم سب مطمئن ہیں کہ اب خطرہ ٹل گیا ہے۔ مگر اچانک پھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پھر سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ مگر حضور بدستور مطمئن ہیں اور تقریر فرما رہے ہیں۔ خاکسار پھر کہتا ہے کہ دیکھو باوجود اتنے بڑے خطرہ کے پیش آنے کے بھی حضور پر قطعاً کسی قسم کے گھبراہٹ کے آثار نظر نہیں آتے کہ اتنے میں مجھے کسی نے بیدار کر دیا۔"

سیدی یہ خواب بھی ایسے وقت کا ہے جبکہ ابھی اس فتنہ کے آثار بھی ہمارے سامنے نہیں آئے تھے اور میں اس خواب کو خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر تحریر کرتا ہوں کہ الفاظ کی کمی بیشی کے علاوہ خاکسار نے اسی مفہوم کے ساتھ یہ خواب آج سے دو تین ماہ قبل دیکھا تھا۔ "واللہ علیٰ ما اقول شہید"

حضور کا ادنیٰ غلام مبارک علی

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ چلی (گھنانگ) بھارت

ولادت

مؤرخہ ۱۳-۹-۵۶ صبح کو ۸½ بجے خدا تعالےٰ نے خاکسار کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو درازیٔ عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(چوہدری) عبد الحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ